

سوال

کے پاس 4 ہے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نہ پاک میں ا تعالیٰ کی ایک صفت باریں الفاظ بیان ہوئی کہ ”وہ ہی بیٹ کی چیزوں کو جانتا ہے۔“ [۳۱/النہان: ۳۳]

یعنی ماں کے بیٹ میں زیادہ ہے اس کا علم صرف ا تعالیٰ کو ہے جبکہ آج جدید سائنس کے ذریعے معلوم کیا جا سکتا ہے کہ ماں کے بیٹ میں بچہ سے باپ کی۔ اس کے متعلق ذہنی الجھن کا شکار ہوں براہ کرم قرآن پاک اور حدیث کی روشنی میں جواب دے کر مجھے مطمئن کریں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

والصلوة والسلام علی رسول اللہ، آنا بعد!

نام ”روح پڑنے سے پہلے تک ہے جب اس میں روح پڑ جائے تو ”ما“ کی حدود سے نکل جاتا ہے، واضح رہے کہ ہمارے نزدیک قبل از وقت جنین کے متعلق معلومات حاصل کرنا کہ زہرے یا مادہ عمل نظر ہے۔ کیونکہ یہ ایک فضول شوق جو بلا ضرورت ہے، اسلام ایسے فضول کاموں کی اجازت نہیں دیتا۔ [واللہ

م]

حدانا عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 2، صفحہ: 47